حج کے فضائل

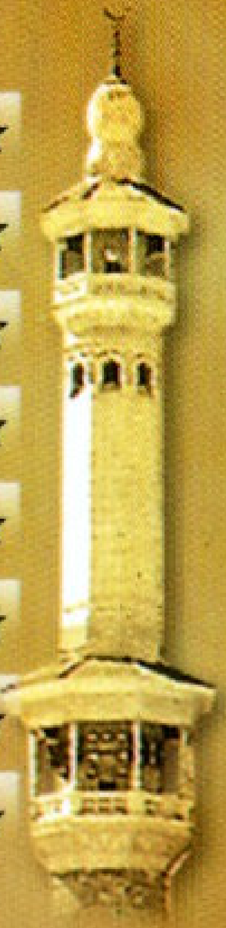

- ☆ حج سنتِ انبیاء ہے
- ☆ حضرت ابراہیمؑ کی زبانی تمام انسانوں میں اعلانِ حج
- ☆ حضرت آدم علیہ السلام کے ستر پیدل حج
- ☆ بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج
- ☆ حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی ہر چیز لبیک کہتی ہے
- ☆ بحالت احرام ایک دن گزارنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں
- ☆ حجاج اللہ کے مہمان ہیں، ان کی دعائیں مقبول اور گناہ معاف ہوتے ہیں
- ☆ جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کیلئے واجب ہوگئی

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sirkulvi.com

www.Sukkurvi.com

حج کے فضائل

حج سنتِ انبیاء ہے
حضرت آدمؑ کی زبانی تمام انسانوں میں اعلانِ حج
حضرت آدمؑ کے ستر پیدل حج
بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج
حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی ہر چیز لبیک کہتی ہے
بحالتِ احرام ایک دن گزارنے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں
حجاج اللہ کے مہمان ہیں، اُن کی دُعائیں مقبول اور گناہ معاف ہوتے ہیں
جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگئی

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط وترتیب
مولانا محمد قاسم امیر
اُستاذ جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

www.Sukkurvi.com

ملنے کے پتے

- اِدارۃُ المعارف، دارُالعلوم کراچی
- دارُالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

ہدیۂ تبریک ۵

مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار ۶

حج سنتِ انبیاء ہے ۸

دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح ۸

حضرت آدمؑ کے ستر حج ۱۰

جبرئیل امین کی حضرت ابراہیمؑ کو مناسکِ حج کی تعلیم ۱۰

ابراہیمؑ کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج ۱۱

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج ۱۵

بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں ۱۶

حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا ۱۷

احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل ۱۸

تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی ۱۹

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی ۱۹

www.sukkurvi.com

تلبیہ کی ایک اور فضیلت ۲۱
حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے ۲۱
جس پر حج فرض ہوگیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے . ۲۴
مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے ۲۴
حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف ۲۵
معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت ۲۷
حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہوجاتی ہے ۲۹
خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے ۳۲
پیدل حج کرنے کا ثواب ۳۴
روضۂ اقدس پر حاضری ۳۵
روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں ۳۷
روضۂ اقدس پر بآسانی سلام پیش کرنے کے اوقات ۴۰
مختصر درود وسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے ۴۱
ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور ﷺ کی دعا سے ہوئی ۴۳

☆......☆......☆

www.Sukurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ

سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

(آل عمران: ۹۷)

[صدق اللہ العظیم]

ہدیۂ تبریک

میرے قابلِ احترام بزرگو اور محترم خواتین! میں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ امسال آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا ہے اور قرعہ اندازی میں آپ کا نام نکل آیا ہے اور دعا کرتا

www.Sukkurvi.com

ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس سال عمرۂ مبرورہ اور حجِ مبرور نصیب فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حرمین شریفین میں وہاں کا آداب ملحوظ رکھتے ہوئے سنّت کے مطابق اور احکام شرع کی تابعداری کرتے ہوئے حاضری کی توفیق عطا فرمائیں اور اللہ جل شانہ اس مبارک گھر کا صحیح صحیح حق ادا کرنے والوں کا ہمیں ثواب عطا فرمائیں اور جس طرح انہیں اپنی رحمتوں، برکتوں سے مالا مال فرماتے ہیں ہمیں بھی مالا مال فرمائیں، اللہ جل شانہ ہماری حاضری بھی قبول فرمائیں اور اپنی رضا وخوشنودی کا ذریعہ بنائیں اور اس حاضری کو ہم سب کے لئے آخری حاضری نہ بنائیں بلکہ تا زندگی بار بار حاضریوں کا ذریعہ بنائیں۔

مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار

مدینہ طیبہ کے سلسلے میں حضرت والد صاحب رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی عمر اس میں تمام ہو جائے

www.Sukkurvi.com

اور یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے :

یہی ہے تمنا یہی ہے آرزو
یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینہ کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں
وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
سلامٌ علیک نبیٔ مکرم
سلامٌ علیک نبیٔ معظم
خدا کی قسم تیرے روضے پہ آ کر یہ ہر دم
یہی سنانے کو جی چاہتا ہے
سیاہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں
پریشانیاں ہیں پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں میں ایک روز رکھ کر
گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے

اللہ جل شانہ اپنے فضل سے یہ حاضری بھی عطا فرمائیں اور اس کے بعد بھی مزید بار بار حاضریاں عافیت اور قبولیت کے ساتھ عطا فرمائیں۔

www.Sukkurvi.com

حج سنتِ انبیاء ہے

حج کرنا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے والے انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت ہے جب جنت سے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو ایک روایت کے مطابق وہ ہندوستان میں اترے اور وہاں سے آپنے پیدل حج فرمایا۔

دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح

جب آپ مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے بلکہ خانہ کعبہ کے نزدیک پہنچے تو ملائکہ نے آپ کا استقبال کیا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کا یہ آنا مقبول ہے اور آپ کا حج مبرور ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے بھی اس خانہ کعبہ کا حج کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ہاں ہم نے آپ کے آنے سے دو ہزار سال پہلے اس کا حج کیا ہے''، آپ نے ان سے پوچھا تم طواف کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پڑھا کرتے تھے ، حضرت آدم علیہ السلام نے بھی دورانِ

www.Sukurvi.com

طواف یہی کلمات ادا کئے اور آج بھی افضل یہی ہے کہ جب آدمی طواف شروع کرے تو

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

کہنے کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پڑھے، رکنِ یمانی تک یہی پڑھتا چلائے اور رکنِ یمانی پر جا کر پھر جو دعا منقول اور مسنون ہے وہ پڑھے یعنی یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور حجرِ اسود تک اسی طرح دعا کرتا چلا جائے اور پھر حجر اسود کا استلام یا اس کا اشارہ کرنے کے بعد پھر

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پڑھے، یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے دو

www.Sukkurvi.com

ہزار سال پہلے ملائکہ نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پڑھے تھے اور آج سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے بھی یہ کلمات ثابت ہیں۔

حضرت آدمؑ کے ستر حج

لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ستر حج پیدل کئے اور آپ کے بعد حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ان کی قوم کے طوفان میں غرق ہونے سے پہلے حج کیا ہے۔

جبرئیل امین کی حضرت ابراہیمؑ کو مناسکِ حج کی تعلیم

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور تعمیر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ ہم نے آپ کے اس گھر کو آپ کے حکم کے مطابق تعمیر کر دیا ہے، اب ہمیں حج کا طریقہ بتا دیجئے تا کہ ہم اس کا حج کریں، حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور انہوں نے مناسک حج بتلائے اور ساتھ چل کر اور ایک ایک جگہ لے جا کر ان سے وہ مناسک ادا کروائے، اس طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے حج ادا فرمایا اور حج کا رکنِ اعظم وقوف عرفہ ہے جو میدان عرفات میں ادا ہوتا ہے حضرت جبرئیل امین نے وہ ادا

www.Sukurvi.com

کروایا، منیٰ، عرفات، مزدلفہ لے گئے وہاں پہنچ کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ مناسک حج آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں معلوم ہو گئے، اس لئے میدان عرفات کو عرفات کہتے ہیں کہ عرفات کے معنی جاننے، پہنچاننے اور معلوم کرنے کے ہیں۔

ابراہیمؑ کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُم وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (الأنبياء: ۲۷)

ترجمہ

”اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو، (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی تمہاری اس عمارت مقدسہ کے پاس حج کو) چلے آئیں گے، پیادہ بھی اور (جو اونٹنیاں سفر کے مارے) دبلی (ہو گئی ہوں گی ان) اونٹنیوں پر (سوار ہو کر) بھی جو کہ دور دراز راستوں

www.Sukkurvi.com

سے پہنچی ہوں گی ،تا کہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں،

اور تا کہ ایامِ مقررہ (یعنی ایامِ قربانی) میں ان مخصوص

چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کئے ۔''

مطلب یہ کہ اب لوگوں کو اس گھر کا حج کرنے کے لئے بلاؤ ،لوگوں کو دعوت دو تا کہ وہ حج کے لئے آئیں اور میرے اس گھر کا طواف کریں اور مناسک حج ادا کریں ، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں کیا اور میری آواز کیا، میں آواز دوں گا تو کون میری آواز سنے گا اور کہاں تک میری آواز جائے گی؟ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور آواز پہنچانا ہمارا کام ہے، چنانچہ اللہ پاک نے آواز پہنچائی اور اسی ''ندائے ابراہیمی'' کے نتیجے میں آج تک لوگ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اور حیرتناک حد تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے بیت اللہ شریف تک پہنچتے ہیں، اس آیت کے تحت تفسیر جلالین کے حاشیہ میں یہ قصہ درج ہے کہ محمد بن یاسینؒ کہتے ہیں کہ دورانِ طواف ایک شیخ نے مجھ سے کہا کہ:''من أین أنت؟'' (کہاں سے آئے ہو؟) میں نے کہا: ''خراسان سے''، اس نے پوچھا کہ خراسان اور بیت اللہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا: ''یہی کوئی دو تین مہینے کا'' اس نے کہا:

www.Sukkurvi.com

فأنتم جيران البيت

ترجمہ

تو تم بیت اللہ کے پڑوسی ہوئے، (یعنی یہیں قریب سے آئے ہو)

میں نے پوچھا: ''آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟''
انہوں نے جواب دیا: ''میں برسوں کی مسافت طے کر کے آیا ہوں، میرے سفر کا اندازہ تم اس سے لگاؤ کہ میں گھر سے نکلا تھا تو جوان تھا اور یہاں پہنچا ہوں تو بوڑھا ہو چکا ہوں'' میں نے کہا:

والله هذه الطاعة الجميلة والمحبة الصادقة

ترجمہ

''بخدا! اچھی فرمانبرداری اور سچی محبت یہی ہے''

اس نے مسکرا کر یہ اشعار کہے:

زر من هويت و ان شطت بك الدار
وحال من دونه حجب و أستار
لا يمنعنك بعد عن زيارته
ان المحب لمن يهواه زوار

www.Sukkurvi.com

ترجمہ

(۱)......جس سے تمہیں محبت ہو، اس کا گھر اگر چہ تم سے کتنا ہی دور ہو اور تمہارے اور اس کے بیچ کتنے ہی پردے حائل ہوں اس سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤ۔

(۲)......محبوب کے گھر کی دوری تمہارے لئے ملاقات کے سلسلے میں ہرگز رکاوٹ نہ بنے، کیوں کہ دستورِ زمانہ یہ ہے کہ عاشق محبوب کی ملاقات کے لئے سفر کیا ہی کرتا ہے۔

بہر حال! حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامِ ابراہیم پر بیٹھ گئے جو جنت کا ایک پتھر ہے جس پر بیٹھ کر آپ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور جب آپ اس پر بیٹھے تو ایک قول کے مطابق وہ اتنا بلند ہوا کہ پہاڑوں سے بھی اونچا ہو گیا اور تمام زمین کو سمیٹ کر ان کے قریب کر دیا گیا، وہاں آپ نے کھڑے ہو کر دائیں بائیں آگے پیچھے، مشرق، مغرب، شمال وجنوب ہر جانب اعلان کیا کہ اے لوگو! اللہ کے گھر کا حج کرو، آؤ اللہ کے گھر کا حج کرو اور مناسک حج انجام دو، چنانچہ آپ کی آواز پر ہر جانب سے لبیک اللھم لبیک کی صدائیں بلند ہوئیں، اور جس جس نے ان کے اس اعلان پر لبیک کہی ان سب کو حج کی توفیق ہوگی اور وہ سب اپنے اپنے زمانے میں اور اپنے اپنے وقت پر بیت اللہ کے

www.Sukkurvi.com

حج کے لئے رواں دواں ہوں گے، اس لئے ہمارے لئے اور آپ کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس راہ میں ہمارا قدم رکھوادیا ہے۔ اب اللہ پاک حج وعمرہ کا احرام بندھوا کر لبیک بھی کہلوادیں اور لبیک کہتے ہوئے حاضری بھی عطا فرمادیں اور قبولیت بھی، عطا فرمادیں، آمین۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حج کرنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج

ایک روایت میں ہے کہ:

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبر ایسے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے پیروں سے جوتے نکال دیئے، ننگے پیر حدودِ حرم میں داخل ہوئے۔

یعنی انہوں نے اللہ کے گھر کا اتنا ادب کیا کہ خانۂ کعبہ اور مسجد حرام میں تو سب جوتے اتار کر ہی داخل ہوتے ہیں لیکن مسجد حرام سے پہلے ایک مقام حدِ حرم کہلاتا ہے، اس میں داخل ہوتے ہی ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہوجاتی ہے، جب وہ اس حد کے قریب پہنچے تو خانہ کعبہ کے احترام میں جوتے بھی اتار دیئے اور پچھلی امتوں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ جب کسی نبی کی امت پر عذاب آجاتا اور ان کی قوم اس عذاب میں

www.sukkurvi.com

ہلاک کردی جاتی تو وہ اس علاقے سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ تشریف لے آتے تھے اور باقی زندگی مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دیتے تھے اور پھر وہیں ان کا انتقال ہوجاتا تھا۔

بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں

چنانچہ لکھا ہے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود، مقام ابراہیم اور زمزم یہ تینوں چیزیں قریب قریب ہیں، تینوں میں معمولی فاصلہ ہے، حجر اسود تو خانہ کعبہ کے ایک کونے میں ہے جہاں سے طواف شروع ہوتا ہے اور مقام ابراہیم یہ حطیم سے ذرا سا فاصلے پر ہے اور زمزم کا کنواں اس سے کافی فاصلے پر ہے ان تینوں کے درمیان ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں یہاں پر دفن کئے گئے، اسی طرح حطیم جو حقیقت میں خانۂ کعبہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے لئے یہ آسان ہوگیا کہ ہم خانہ کعبہ کے اندر جانے کی فضیلت حاصل کرسکتے ہیں، حطیم میں حضرت اسماعیل علیہم السلام مدفون ہیں اور اس میں ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اور اس میں وہ ایک خاص الخاص جگہ بھی ہے جہاں خود سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے، وہ جگہ میزابِ رحمت کے نیچے ہے، میزابِ رحمت خانہ کعبہ

www.Sukkurvi.com

کے پرنالے کو کہتے ہیں جہاں سے پانی گرتا ہے، اس کے نیچے اس طرح کھڑے ہوں کہ پرنالے کے شروع کا حصہ ہمارے سر پر ہو اور ہم اس کے بالکل نیچے ہوں، یہ وہ جگہ ہے جہاں سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہے۔

حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا

حج کی سعادت بہت بڑی سعادت ہے، حرمین شریفین کی حاضری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے، اس نعمت کی فضیلت حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ:

ما من مسلم یلبی الا لبی من عن یمینه و شماله
من حجر أو شجر أو مدر حتی تنقطع الأرض
من ههنا و ههنا (مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ

"جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو مشرق ومغرب میں
زمیں کے آخری کنارے تک تمام پتھر، درخت اور مٹی کے
ڈھیلے اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں"

مطلب یہ کہ جب کوئی شخص احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں جانب زمین کے آخری

www.Sukurvi.com

کنارے تک اور بائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنی بے جان چیزیں ہیں چاہے وہ درخت ہوں چاہے وہ پتھر ہوں چاہے وہ ٹیلے ہوں وہ بھی اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں، ان کی لبیک اگرچہ ہمیں سنائی نہیں دیتی لیکن سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد برحق ہے اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام چیزیں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق لبیک کہتی ہیں۔

اس طرح حاجی لبیک کی صداؤں میں خانۂ کعبہ کی طرف رواں دواں ہوتا ہے چاہے وہ پیدل چل رہا ہو یا سواری پر ہو لیکن جیسے جیسے وہ لبیک کہتا ہے اس کے ساتھ دوسری چیزیں بھی لبیک کہتی ہیں۔

www.Sukkurvi.com

احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل

احرام باندھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ محرم کثرت سے لبیک پڑھے، مرد حضرات درمیانی آواز سے لبیک کہیں اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں لیکن بکثرت لبیک کہیں اور جب لبیک کہیں تو کم از کم تین دفعہ کہیں اور تین دفعہ کہنے کے بعد کم از کم ایک دفعہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

ترجمہ

اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور
آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

یہ جامع ترین دعا ہے، کوئی اور دعا بھی آپ مانگ سکتے ہیں لیکن یہ دعا منقول ہے تو جب لبیک کہیں تین دفعہ کہیں اور درمیانی آواز سے کہیں اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا مانگیں۔

تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی

ہمارے اندر یہ بڑی کوتاہی آگئی ہے کہ لبیک بہت کم کہی جاتی ہے حالانکہ احرام باندھنے کے بعد بہترین ذکر تلبیہ ہے، جتنے بھی اذکار ہیں ان میں سب سے افضل ذکر تلبیہ ہے جو سب سے ثواب کے اعتبار سے افضل ہے اور بڑا عظیم ہے کہ ہمارے دائیں بائیں کی ساری چیزیں بھی تلبیہ پڑھتی ہیں پھر ہم اس سے اپنے آپ کو محروم کریں تو بڑی محرومی کی بات ہے اس لئے اس بات کی نیت کر لینی چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ احرام باندھنے کے بعد خوب تلبیہ پڑھیں گے۔

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی اجتماعی شکل میں

www.Sukkurvi.com

تلبیہ پڑھنا ہے، عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بس میں کوئی ایک آدمی بلند آواز سے تلبیہ پڑھے گا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی تلبیہ پڑھیں گے، یہ حج میں آپ کو بکثرت نظر آئیگا اور جو پہلے جا چکے ہیں انہوں نے دیکھا بھی ہوگا یہ بھی کوتاہی ہے، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، اس میں دو پہلو ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس کا مقصد صرف دوسروں کو یاد کرانا ہو، معلّم یا بس کا امیر لوگوں کو تلبیہ سکھانے کے لئے اس طرح پڑھے تو اس کی گنجائش ہے لیکن یہ سمجھنا کہ تلبیہ پڑھنے کا یہی طریقہ ہے یہ صحیح نہیں، اس سے بچنا چاہیے، تلبیہ کا عمل انفرادی عمل ہے جیسا کہ احرام ہر آدمی الگ الگ باندھتا ہے، طواف ہر آدمی کا ذاتی عمل ہے، سعی انفرادی عمل ہے، سارے مناسک محرم کو اپنے طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں، یہ اجتماعی طریقہ لوگوں نے اپنے طرف سے ایجاد کیا ہے جو کہ ثابت نہیں اور جو خود ثابت نہ ہو اسے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ یہ مناسک حج ہمارے بنائے ہوئے نہیں، سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے ہیں، جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس طرح کرنا چاہیے، آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق کیا گیا عمل انشاء اللہ مقبول ہوگا اور ہمارا طریقہ خواہ کتنا ہی خوبصورت ہو اور نیک نیتی پر مبنی ہو اگر وہ سنت اور شریعت کی تعلیمات کے خلاف

www.Sukkurvi.com

ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔

تلبیہ کی ایک اور فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ جب آدمی احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھ کر ایک دن گذارتا ہے اور جب یہاں سے کوئی عمرے کے لئے جاتا ہے تو ایک دن تو عام طور پر لگ جاتا ہے، حج میں بھی ایک دو دن تو لگ ہی جاتے ہیں جس کے اندر وہ برابر تلبیہ پڑھ سکتا ہے اور پڑھنے والے پڑھتے بھی ہیں، حدیث میں اس کی یہ فضیلت آئی ہے کہ جس دن اس نے تلبیہ پڑھا ہے اس دن جب سورج غروب ہوتا ہے تو وہ اس کے سارے گناہ لے کر ڈوبتا ہے اور یہ محرم گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائیگا جیسا اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا، اتنا اس کا ثواب اور اجر ہے، رہے گناہِ کبیرہ تو وہ توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں، جب چاہو سچی توبہ کر لو اور اپنے سارے گناہ معاف کرا لو اس لئے احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا احرام ہو یا حج کا بکثرت تلبیہ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ تلبیہ کی یہ سنت بھی ادا ہو اور یہ ثوابِ عظیم بھی حاصل ہو۔

حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے

ایک حدیث میں ہے کہ:

www.Sukkurvi.com

الحاج و العمار وفد الله، ان دعوه أجابهم و ان

استغفروه غفرلهم (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۲۳)

ترجمہ

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا

کریں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اور اگر وہ بخشش

چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتا ہے۔''

حج وعمرہ کی کیسی عظیم فضیلت حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ بخشش فرمائیں اور اگر وہ دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، کتنی ان کی رحمت ہے، عنایت ہے اور توجہ ہے اور کس طرح وہ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتے ہیں، میزبان کے ذمہ مہمان کا اکرام ضروری ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کا ایسا اکرام کرتے ہیں کہ دنیا اس کی مثال نہیں دکھا سکتی، جیسے حاجی کا اکرام ہوتا ہے دنیا میں کہیں کسی کا ایسا اکرام ہوتا نہیں دیکھا گیا ہے ظاہراً بھی اکرام ہوتا ہے اور باطناً بھی اکرام ہوتا ہے، باطنی اکرام یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور بخشش فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اکرام کا

www.Sukkurvi.com

ایک بہت بڑا پہلو یہ بھی ہے کہ حدیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے
میں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے گھر والوں کے چار
سو افراد کے حق میں قبول فرماتے ہیں''۔

اگر کوئی حاجی دعا کرے کہ یا اللہ ہمارے فلاں بھائی کو یا بہن کو آپ معاف فرمادیجئے گو وہ قابلِ گرفت ہیں مگر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری درخواست ان کے حق میں قبول فرما کر ان کے ساتھ درگذر کا معاملہ فرمائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا اور درخواست قبول فرماتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا اکرام ہے اور حج کرنا کتنی بڑی دولت ہے، اس کی قدر کریں، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے فضائل جانیں اس کے لئے فضائلِ حج کتاب کافی ہے، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کی ہے اسی کا نچوڑ اور خلاصہ وہ کتاب ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے کہ ''حج فرض میں جلدی کیجئے'' یہ اس کا خلاصہ ہے ہم اسے پڑھیں تاکہ ہمیں حج وعمرہ کا ثواب، مسجدِ حرام، منی، مزدلفہ آنے کا ثواب، مسجدِ نبوی کا ثواب، روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت اور اس کا اجر وثواب معلوم ہو، جب معلوم ہوگا تو قدر ہوگی، فضائل سے شوق

www.Sukkurvi.com

پیدا ہوگا اور جی چاہے گا کہ یہ نعمت ہم بھی حاصل کریں، پہلے خلاصہ کا مطالعہ کرلیجئے، پھر تفصیل کے لئے ''فضائل حج'' کا مطالعہ کرلیجئے ایک دو دفعہ فضائل حج کا مطالعہ ہو جائے تو اس نعمت کی قدر دل میں اچھی طرح پیدا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جس پر حج فرض ہوگیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے

جس پر حج فرض ہو جائے اس پر حج کے مسائل کو بقدرِ ضرورت جاننا بھی فرض ہو جاتا ہے اس سلسلے میں بھی ہمارے اندر بہت کوتاہی پائی جاتی ہے، نماز فرض ہے مگر نماز کے ضروری مسائل سے بے خبر ہیں، یاد رکھئے جس طرح حج فرض ہے اس طرح حج کے ضروری مسائل کا جاننا بھی ضروری ہے، اس سلسلے میں دو باتوں کا جاننا بے حد ضروری ہے، حج وعمرہ کا طریقہ کیا ہے؟ دوسرے ضروری ضروری مسائل کیا ہیں؟

مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے

حج وعمرہ کے مسائل کا الحمد للہ اردو میں اتنا مواد ہے اور اتنی کتابیں موجود ہیں کہ آسان بھی، مختصر بھی، ہر آدمی کے مزاج کے مطابق کتابیں موجود ہیں ان سے استفادہ کرنا چاہئے، تاہم ایک شرط کی پاسداری بے حد ضروری ہے، وہ یہ کہ معتبر علماء کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے،

www.Sukkurvi.com

کیونکہ حج کے بارے میں ہمارے اندر دو طرح کی کتابیں پائی جاتی ہیں، ایک معتبر علماء کی کتابیں دوسرے ان حاجیوں کی جنہوں نے بار بار حج کر کے کتابیں لکھی ہیں جس میں سرکاری کتابیں بھی ہیں اور غیر سرکاری بھی، ایسی کتابیں اکثر غلط ہوتی ہیں اور ایسی کتابیں اکثر تقسیم ہوتی ہیں اور مفت ملتی ہیں، ان میں اکثر مسائل غلط ہوتے ہیں، ایسی کتابوں کے مطالعہ سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف

صرف معتبر علماء کی کتابیں جیسے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ’’احکامِ حج‘‘ ہے، ان کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ’’رفیقِ حج‘‘ ہے، ایسے ہی حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب ؒ نے ’’معلم الحجاج‘‘ لکھی ہے، اسی طرح ناچیز کا بھی پورا ایک سیٹ ہے، خواتین کے لئے ’’خواتین کا حج‘‘، مردوں کے لئے ’’حج وعمرہ‘‘، اور دونوں کے لئے ’’دعاءِ عرفات‘‘، اور دونوں کے لئے ’’حج کا طریقہ قدم بقدم‘‘ تحریر کیا گیا ہے، یہ کتابیں بہت ہی مختصر ہیں، اس میں سنت کے مطابق حج وعمرہ کا طریقہ، آداب، مدینہ منورہ کی حاضری، مسجدِ نبوی میں روضۂ اقدس پر ادب کے ساتھ سلام پیش

www.Sukkurvi.com

کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور عام طور پر پیش آنے والے ضروری ضروری مسائل بھی لکھے گئے ہیں ، اور ایک دعاءِ عرفات ہے جس کا نام تو دعاءِ عرفات ہے ، مگر دعائیں اس کے اندر عام ہیں جو عمرے والے بھی مانگ سکتے ہیں حج والے بھی مانگ سکتے ہیں ، عرفات کے میدان میں بھی مانگ سکتے ہیں عرفات کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی وہ دعائیں مانگی جاتی ہیں اس لئے یہ کتاب ہر حاجی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ابھی سے دعائیں مانگنا شروع کردے ، مانگتا ہوا جائے اور لیتا ہوا آئے سبحان اللہ۔

اوپر ذکر کی گئی کتابوں کے علاوہ احقر کا مرتب کردہ ایک خاص کتابچہ ہے مدینہ منورہ کے لئے "درود وسلام کا حسین مجموعہ" اس میں خاص خاص درود لکھے گئے ہیں جو چھوٹے چھوٹے اور آسان ہیں اور بڑے ہی فضیلت والے ہیں ، یہ بھی ہر حاجی کے پاس ہو تو اچھا ہے ابھی سے پڑھنا شروع کردیں اور پڑھتے ہوئے جائیں اور روضۂ اقدس پر جاکر پیش کریں اور وہاں سے سعادتِ عظمیٰ حاصل کر کے لوٹیں ، بہرحال حج وعمرہ کرنے کا طریقہ جاننا اور اس کے ساتھ ساتھ ضروری مسائل کا جاننا بے حد ضروری ہے ، ہمارے اندر اس سلسلہ میں کوتاہی بہت زیادہ پائی جاتی ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

www.Sukkurvi.com

معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت

یہاں آدمی کتنا ہی مطالعہ کر لے سیکھ لے مگر وہاں جا کر کہیں نہ کہیں کوئی ایسی صورت پیش آ ہی جاتی ہے کہ اس کے لئے کسی سے دریافت کرنا ہی پڑتا ہے اس لئے وہاں کسی معتبر عالم و مفتی سے پوچھ لینا چاہئے اور حج کے گروپوں میں بھی کسی معتبر عالم و مفتی کو ساتھ رکھنے کا اہتمام کیا جائے، تاکہ وہ لوگوں کو صحیح مسائل بتا سکے اگر مفتی نہ بھی ہوں تو آج کل اللہ تعالیٰ نے موبائل کی ایسی نعمت عطا فرمادی ہے کہ اس سے رابطہ آسانی سے ہوسکتا ہے اور موبائل بھی عام ہوتے جا رہے ہیں جس طرح آپ یہاں کسی مستند دینی ادارے یا معتبر مفتی سے رابطہ کر سکتے ہیں اسی طرح آپ مکہ مکرمہ میں رہ کر بھی بآسانی ان سے رابطہ کر سکتے ہیں، منی، عرفات سے بھی کر سکتے ہیں، اب تو کوئی مسئلہ ہی نہیں لہٰذا اہل فتویٰ علماءِ کرام سے وہاں سے رابطہ رکھیں، کوئی مسئلہ پیش آجائے رابطہ کریں پوچھیں اور عمل کریں ایک دوسرے سے ہرگز نہ پوچھیں، دوسرا کوئی غیر عالم اور غیر مفتی مسئلہ بتاتا ہے تو اکثر غلط بتلاتا ہے کیوں کہ عموماً وہ ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلے پر قیاس کر کے بتلاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں سے ہرگز نہ پوچھیں، اسی طرح مقامی علماء سے بھی ہرگز نہ پوچھیں کیونکہ وہاں کے مقامی علماء اکثر غیر مقلد

www.Sukurvi.com

اور سلفی ہیں اور غیر مقلد اور سلفیوں سے جیسے یہاں مسئلہ پوچھنا درست نہیں اسی طرح وہاں بھی پوچھنا درست نہیں، ان کا مسلک الگ ہے ہمارا مسلک الگ ہے، کیونکہ وہ اپنے مسلک کے مطابق بتائیں گے ہمارے مسلک کے مطابق نہیں بتائیں گے اور ہمارے اور ان کے مسلک میں بڑا فرق ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے مسلک کے مطابق درست بتائیں اور وہ ہمارے مسلک کے مطابق درست نہ ہو، اس میں بھی لوگوں سے بہت کوتاہی ہو جاتی ہے، مطاف میں جگہ جگہ حلقے بنے ہوتے ہیں اور وہاں کے عالم ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہتے ہیں اور اردو میں بھی جوابات دیئے جاتے ہیں او رہمارے ناواقف حاجی انہیں سے پوچھ کرعمل کرتے ہیں اور جو علماء حنبلی ہیں ان کا مسلک الگ ہے اور حنفیہ کا مسلک الگ ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اہل فتویٰ علماء کرام سے مسئلہ پوچھیں بلکہ ان علماء کے موبائل نمبر اپنے ساتھ لے کر جائیں اور ضرورت کے وقت ان سے رابطہ کرلیں اور مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ بھی حنفی علماء کا معروف مدرسہ ہے اور وہ بھی حج کے زمانے میں مسائل بتانے میں اپنے ہاں اہل فتویٰ علماء کرام کو جمع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، وہاں سے آپ پوچھ سکتے ہیں اور وہاں کا نمبر بھی آپ اپنے پاس رکھ لیں اور

www.Sukurvi.com

بوقت ضرورت ان سے رابطہ کریں، البتہ مدینہ منورہ میں ایسا کوئی ادارہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ ان سے آپ رجوع کرسکیں اور مدینہ میں اتنے مسائل پیش بھی نہیں آتے اس لئے کہ وہاں حج نہیں ہوتا۔

حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہو جاتی ہے

جب حاجی یا عمرہ کرنے والا حدودِ حرم میں قدم رکھتا ہے تو قدم رکھتے ہی ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، حدودِ حرم سے باہر ایک دفعہ سبحان اللہ کہو تو ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ہے اور حدودِ حرم میں داخل ہوتے ہی سبحان اللہ کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کے ثواب کے برابر ہے اور مدینہ منورہ میں ہر نیکی کا ثواب پچاس ہزار گنا بڑھا ہوا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی زیارت کرنے والوں کا اکرام کرتا ہے اور ان پر اپنا فضل وانعام فرماتا ہے اور خاص مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے ثواب کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک گنا ہے (کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے گا تو ایک گنا ثواب ملے گا) اور محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھے گا تو پچیس

www.Sukkurvi.com

گنا ثواب ملے گا اور جامع مسجد میں اگر نماز پڑھے گا تو پانچ سو گنا نماز کا ثواب ہوگا اور بیت المقدس میں نماز پڑھے گا تو (ایک روایت کے مطابق) پچاس گنا ثواب ملے گا، عام روایات میں پچیس ہزار گنا ثواب ملنے کا ذکر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے گا تو اسے پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد نبوی میں بھی پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد الحرام میں نماز پڑھے گا تو ایک لاکھ نماز پڑھنے کے برابر اسے ثواب ہوگا، تو اس حدیث میں مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ثواب کو برابر بتا یا گیا ہے اکثر حدیثوں میں فرق ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز کا ثواب پچیس ہزار گنا ہے اور مسجد نبوی کا ثواب پچاس ہزار گنا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے بعض علماء کے حوالے سے ایک عجیب وغریب توجیہ فرمائی ہے اور فرمایا کہ محلّہ کی مسجد کے مقابلے میں جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہے اور جامع مسجد سے پچاس ہزار گنا ثواب ہے مسجد الاقصیٰ اور مسجد نبوی میں اور پچاس ہزار سے زیادہ ایک لاکھ گنا ثواب ہے، مسجد الحرام میں اس کا مطلب یہ ہے کہ محلّہ کی پچیس نمازوں کو جامع مسجد کی پانچ سو نمازوں سے ضرب دیا جائے تو وہ اس کا ثواب ہوگا، جامع مسجد کی جو پانچ سو گنا نمازیں ہیں اس کو پچاس ہزار مرتبہ کو پانچسو سے ضرب دو تو وہ اس کا

ثواب ہوگا اور پچاس ہزار مرتبہ کو ایک لاکھ مرتبہ سے ضرب دو تو وہ مسجد الحرام کا ثواب ہوگا، اس حساب سے حضرت شیخؒ نے فضائلِ نماز میں فرمایا ہے کہ مسجد نبوی کا ثواب تین پدم بارہ کھرب پچاس ارب نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد الحرام کی نماز کا ثواب اکتیس صد اور پچیس پدم نمازوں کا ثواب ہے۔

اللہ کی رحمت لامحدود ہے اس لئے آپ اس ثواب پر حیران نہ ہوں، ان کی عطا میں کوئی کمی نہیں، ہاں ہمارے مانگنے میں کوتاہی ہے دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اخلاص کی فضیلت ارشاد فرمائی کہ جو آدمی دس مرتبہ قل ھواللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں، صرف دس دفعہ پڑھنے سے محل بنا دیتے ہیں کہاں دس دفعہ قل ھواللہ اور کہاں جنت کا محل تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عظیم فضیلت سنی تو عرض کیا کہ حضور! پھر تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے اسلئے کہ دس دفعہ پڑھنا کیا مشکل ہے، ہزار دفعہ پڑھنا بھی کوئی مشکل نہیں، سو دفعہ پڑھا تو دس محل ہو گئے اور ہزار دفعہ پڑھو تو سو محل بن گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہے، ہم پڑھ پڑھ کر تھک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عطا ختم نہیں ہوگی، عطاء غیر محدود ہے، ان کی عطا غیر منقطع ہے، ہماری مانگ منقطع ہے

www.Sukkurvi.com

، ہمارا مانگنا محدود ہے اور ان کی عطاء غیر محدود ہے۔

اس لئے میری گزارش ہے کہ وہاں جانے کے بعد ہر حاجی اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کی کوئی نماز حرم شریف کی جماعت کے بغیر ادا نہ ہو اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ زیارات کے لئے بھی جائیں تو فجر کی نماز کے بعد جائیں ظہر سے پہلے واپس آجائیں تاکہ فجر کی نماز جس طرح حرم میں پڑھی تھی ظہر کی نماز بھی واپس آکر حرم میں پڑھی جائے، نہیں اور پڑھیں گے تب بھی فضیلت ان کو ملے گی لیکن ایسی نہیں ملے گی جو حرم میں ملے گی، اس میں ان کو نقصان ہو جائیگا، زیارتوں کو جانا مستحب ہے اور جماعت سے پڑھنا واجب ہے اور مسجد الحرام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا جو ثوابِ عظیم ہے وہ باہر کیسے مل سکتا ہے۔

خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے

خواتین اپنا مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں، خواتین سمجھتی ہیں کہ ہمارا بھی وہاں جاکر یہ حکم ہے کہ ہر نماز مسجد میں جاکر باجماعت ادا کریں، یاد رکھو خواتین کے لئے وہاں بھی اور یہاں بھی، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں افضل ہے اور افضل تبھی ہوگا جب انکو یہ ثواب بھی گھر میں ملے اس لئے خواتین کو یہاں بھی یہی حکم

www.Sukkurvi.com

ہے کہ اپنے گھر کے اندر نماز پڑھیں جتنا وہ گھر کے اندر نماز پڑھیں گی اتنا انکے لئے بہتر ہوگا اس لئے انکو نماز کے لئے مسجد میں آکر جماعت میں شامل ہونا مکروہ ہے چاہے تراویح کی جماعت ہو، یاد رکھئے جو حکم فرض نماز کا ہے وہی تراویح کا بھی ہے، حدیث شریف میں نبیؑ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

صلوٰۃ المرأۃ فی بیتها أفضل من صلوتها فی حجرتها و صلوتها فی مخدعها أفضل من صلوتها فی بیتها (ابوداؤد)

ترجمہ

”عورت کا گھر کے اندر (یعنی دالان میں) نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کھلے ہوئے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

البتہ اتفاقاً اگر خواتین مسجد حرام و مسجد نبوی میں چلی گئیں اور پھر وہیں نماز کا وقت ہوگیا اور واپس آنا آسان نہ ہو تو وہیں نماز پڑھ لیں، کوئی حرج نہیں لیکن یہ جو طریقہ ہے کہ مردوں کی طرح پانچوں نمازیں خواتین بھی وہاں مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہیں یہ درست نہیں اس سے بچنا چاہیے۔

www.Sukkurvi.com

پیدل حج کرنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ’’جو آدمی پیدل حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں عطا فرماتے ہیں، صاحبزادگان نے پوچھا کہ حضرت! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے تو ساتھ سو نیکیوں کا مطلب ہوا سات کروڑ نیکیاں، ایک قدم پر سات کروڑ نیکیاں پیدل حج کرنے والے کو ملتی ہیں، حج میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ پیدل تو چلنا ہی پڑتا ہے اس لئے پیدل کی نیت تو رکھے جب نیت کریں گے تو آپ زیادہ پیدل چل سکیں گے اتنا پیدل نہ چلیں کہ بیمار پڑ جائیں، لیٹ جائیں اور جن میں ہمت وطاقت ہو وہ بلاشبہ پیدل حج کریں۔

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے سب سے زیادہ اس بات کا غم ہے کہ میں پیدل حج نہیں کرسکا،‘‘ اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ تم پیدل حج کرنا تو انھوں نے پوچھا کہ کہاں سے حج کریں تو انہوں نے فرمایا ’’مکہ مکرمہ سے کرلیں،‘‘

www.Sukurvi.com

ہندوستان پاکستان سے پیدل حج کرنا ضروری نہیں، گو یہ بھی باعث فضیلت ہے اور پیدل حج کرنے میں داخل ہے۔

پیدل حج کرنے کی اتنی بڑی فضیلت ہے کم از کم اتنا تو ضرور کرلیں کہ مکہ مکرمہ تک تو سوار ہو جائیں، آگے مکہ مکرمہ سے عرفات، منیٰ اور وہاں سے واپس مکہ مکرمہ تک کا سفر پیدل کرلیں تو بھی انشاء اللہ یہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

روضۂ اقدس پر حاضری

حج کے بعد جو حاجی کو فضیلت حاصل ہوتی ہے وہ آقائے نامدار سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت ہے۔

علماءِ کرام نے لکھا ہے کہ فرائض وواجبات کے بعد نفلی عبادتوں میں جو سب سے بڑی عبادت ہے اور سب سے بڑی نعمت ودولت ہے وہ یہ ہے کہ امتی خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر سلام پیش کرے، اس لئے افضل بھی یہ ہے کہ یہاں سے جب نیت کرے تو یہ نیت کرے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت کرتا ہوں، حج کرنے جارہا ہوں اور اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ مبارک کی زیارت کرنے کے

www.Sukkurvi.com

لئے جا رہا ہوں، آپ کا ارشاد ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، اور ایک حدیث میں ہے:

من زار قبری وجبت له شفاعتی (او کما قال)

ترجمہ

جس نے میری قبر کی زیارت کی، میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

اور آپ ﷺ کا اپنی امت سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ کسی ماں باپ کا اپنی اولاد کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہو سکتا، سارے ماں باپ کی اولاد سے محبت آپ کی محبت پر قربان آپ کی محبت کا وہ دسواں حصہ بھی نہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حج فلم یزرنی فقد جفانی

جس نے حج کیا اور اس نے میری زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی۔

باقی یہ شعر پڑھنے کو دوبارہ جی چاہتا ہے:

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی عمر اسی میں تمام ہو جائے

www.Sukkur.com

روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں

سب سے بڑی دولت سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ مدینہ منورہ آدمی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو اور آقائے دوجہاں سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرے،

چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِىْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ أُعْلِمْتُهٗ. (القول البدیع المسخاویؒ)

ترجمہ

"جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سن لیتا ہوں، اور جو دور سے دُرود وسلام پیش کرتا ہے تو مجھے اُس کی اطلاع دیدی جاتی ہے۔"

اب رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دُرود وسلام پیش کرنے والے کے دُرود وسلام کی اطلاع کیسے دی جاتی ہے؟ اس کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کر کے یوں ارشاد فرمائی کہ:

يَا عَمَّارُ! أَنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ

www.Sukkurvi.com

كُلِّهَا ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ إِذَا مِتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ! صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بن فلان كَذَا وَكَذَا، فَيُصَلِّيْ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا. (مجمع الزوائد : ١٠/ ١٦٢)

ترجمہ

’’اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ہر پست و بلند آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد تا قیامت میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری اُمت میں سے جو کوئی بھی درود و سلام پڑھے گا تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ ’’اے محمد! فلاں بن فلاں نے اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے‘‘، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ہر درود کے بدلے اس آدمی پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔‘‘

نیز ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.Sukkurvi.com

ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا وُکِّلَ بِهَا مَلَکٌ یُبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ أَمْرَ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَهِیْدًا أَوْ شَفِیْعًا (کنز العمال: ج ا، ص ۴۹۸)

ترجمہ

''جو شخص میری قبر مبارک کے پاس سے مجھ پر درُود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے از خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود وسلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کی دنیا وآخرت کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روزِ قیامت میں اس کے حق میں گواہ ہوں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ کی جگہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔'' (کنز العمال: ج ا، ص ۴۹۸)

اور ایک روایت میں ہے کہ

''میں جواب بھی دیتا ہوں''

اس سے بڑی کیا سعادت ہے، اسی لئے مدینہ منورہ کے

www.Sukkurvi.com

اندر حاجی کی یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ وہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام پیش کرے اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

روضۂ اقدس پر بآسانی سلام پیش کرنے کے اوقات

روضۂ اقدس پر حاضری کے سلسلہ میں ہم سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ شروع شروع میں تو ایک دو دفعہ حاضری دے دیتے ہیں لیکن عام طور پر وہاں رش بہت ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ گھبراتے ہیں اور پھر جانا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کبھی کبھار چلے گئے ورنہ نماز پڑھی اور اپنے ہوٹل میں آگئے، یہ بڑی کوتاہی ہے، اس کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ خیال ہر وقت آپ کے ذہن میں مستحضر ہونا چاہیے کہ آپ وہاں کس لئے گئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ آپ آرام کرنے، راحت حاصل کرنے اور ستانے کے لئے نہیں گئے، وہاں اسی مقصد اور اسی کام کے لئے گئے ہیں تو اس میں سستی اور غفلت کیسی؟ اس کے علاوہ میں آپ کو کچھ اوقات بتائے دیتا ہوں جن میں انشاء اللہ آپ بآسانی درود و سلام پیش کرسکیں گے، آپ ہر نماز کے ایک گھنٹے کے بعد سلام پیش کرنے کے لئے جائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اب ایک گھنٹہ

www.Sukurvi.com

کیسے انتظار کریں؟ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، جتنی تسبیحات ہیں وہ سوسو دفعہ پڑھ لیں ایک گھنٹہ گزرنے میں دیر بھی نہیں لگے گی اور حرم کی انتظامیہ ماشاء اللہ بہت اچھا انتظام کرتی ہے تاکہ حاجی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ اپنا سلام بآسانی پیش کرسکے، آپ نماز کے فوراً بعد نہ جائیں دوسرے نیک کاموں مثلاً تلاوت، ذکر اور تسبیحات وغیرہ میں مصروف رہیں اور ایک گھنٹہ کے بعد جائیں پھر دیکھیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور آپ کو مختصر سلام پیش کرنے کا موقع ملے گا، اور مختصر سلام پیش کرنا بھی صحابہؓ و تابعینؒ سے ثابت ہے۔

مختصر درود وسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے

عبداللہ بن عمرؓ کا عمل عام طور پر کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ جب حضور پاک ﷺ کے روضہ پر جاتے تھے تو کہتے:

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اور حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں سلام کہتے:

السلام علیک یا ابا بکر الصدیق

اور حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں

السلام علیک یاأبی

www.Sukkurvi.com

اے ابا جان آپ پر سلام کیونکہ فاروق اعظمؓ ان کے والد تھے تو کم از کم اتنا بھی ہو جائے تو کافی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے ہیں اور جواب دے رہے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا زیادہ آپ کو موقع ملے تو اسکے لئے بھی دوسرے اوقات ہیں، اس کے اوقات یہ ہیں کہ آپ اشراق پڑھ کر، ناشتہ کر کے آٹھ سے دس بجے کے درمیان مسجد نبوی میں آجائیں، کچھ دیر آپ دوستونوں کے درمیان جو آپ کے مواجہٗ شریف میں ہے ان کے درمیان کھڑے ہوں، اس طرح طویل سلام پیش کرنے کا موقع انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو مل جائیگا، یا پھر رات کو بارہ بجے کے بعد جائیں حج میں تو شاید مسجد بند ہوتی ہے تو عشاء کے بعد آپ قریب رہیں آخر وقت ہوتا ہے اور وہ لوگوں کو مسجد سے نکال رہے ہوتے ہیں تو جو آخر میں جاتے ہیں ان کو الحمد للہ صلوٰۃ وسلام آرام سے پیش کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے، اس طرح آپ وہاں توجہ اور دھیان، ادب اور احترام کے ساتھ طویل سلام پیش کر سکتے ہیں مثلاً:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی حبیب اللہ،

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی نبی اللہ

چند مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر کہیں

اشهد أن لا اله الله واشهد أن محمداً عبده ورسوله

www.Sukkurvi.com

اس کے بعد کہیں یا رسول اللہ آپ میرے لئے اور میرے اہل وعیال واحباب کیلئے شفاعت فرمائیں، میرے لئے، میرے والدین، اہل وعیال واحباب کیلئے استغفار فرمائیں۔

ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ہوئی

عمرو بن العتبی ایک بزرگ ہیں ان کا واقعہ ائمہ اربعہ کے علماء نے حج کی کتابوں میں لکھا ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ نے بھی ''فضائل حج'' میں تحریر فرمایا ہے جو نہایت معتبر اور مستند واقعہ ہے، حضرت محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گیا اور سرکارِ دوعالم جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور پھر ایک طرف کونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے پاس ہی بیٹھ گیا، تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ عرب کا ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر آیا اور اس نے روضۂ مبارک سے تھوڑے فاصلے پر اپنی اونٹنی کو باندھا اور سیدھا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آیا اور اس نے اس طرح خطاب کیا:

یا خیر الرسل! اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

یا رحمۃ للعالمین! اے سارے جہانوں کے لئے رحمت!

www.Sukkurvi.com

پھر اس نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور اس کے بعد اس نے یوں عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء: ۶۴)

ترجمہ

"اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ پاک کا یہ ارشاد مبارک سنا ہے: "اور اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔" (بیان القرآن)

اس نے یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے سامنے تلاوت کی اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے گناہوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور آپ کو اپنے پروردگار کی

www.Sukkurvi.com

بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں، آپ میرے لئے استغفار فرمادیجئے، یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور دیر تک روتا رہا، اس کے بعد پھر صلوٰۃ وسلام عرض کر کے اس نے درج ذیل اشعار پڑھے:

؎ يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

؎ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

؎ أَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
عَلَى الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

؎ فَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسٰهُمَا أَبَدًا
مِنِّى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ترجمہ

(۱)...... ''اے وہ بہترین ذات کہ جس کا وجودِ مسعود قبر میں آرام فرما ہے، اس کی خوشبو سے تمام میدانی و پہاڑی علاقے مہک اُٹھے۔''

(۲)...... ''میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ آرام فرما ہیں، جس میں (آپ کے ساتھ

آپ کی) عفت و پاکدامنی اور جود وسخا بھی

ہے۔‘‘

(۳)...... ’’پُلصراط پر جب قدم لرز کر پھسل رہے

ہوں گے تو اس وقت تنہا آپ ہی وہ سفارشی ہوں

گے جن کی سفارش (سے کام بننے) کی اُمید رکھی

جاسکتی ہے۔‘‘

(۴)...... ’’آپ کے دونوں ساتھیوں (ابو بکر و عمر

رضی اللہ عنہما کے احسانات) ہم کبھی نہیں بھول

سکتے ، لہٰذا جب تک قلم چلتے رہیں (یعنی قیامت

تک) تب تک آپ سب کو ہمارا اسلام بھی پہنچتا

رہے۔‘‘

یہ اشعار پڑھ کر وہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیدھا اپنی اونٹنی کی طرف پلٹا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بے ساختہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے سے متعجب ہوا اور اس کے اس والہانہ انداز میں استغفار کرنے سے حیران رہ گیا کہ کس والہانہ انداز میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے، پھر اس کے جانے کے بعد مجھے اونگھ آئی تو مجھے سرکارِ

www.Sukkurvi.com

دو عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا:
اے عمرو العتبی! تم جاؤ اور اس بدو سے کہہ دو کہ میرے استغفار کی وجہ
سے اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ اللہ اکبر! (تفسیر ابن کثیر)

بہر حال! حج وعمرہ اور مدینہ منورہ اور روضہ اقدس کی حاضری بہت
بڑی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول حاضری عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد
و آلہ و اصحابہ اجمعین.

تمت بالخیر

www.Sukkurvi.com

مسلمانوں کی مدد کیجئے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

چھپ کر منظرِ عام پر آچکا ہے

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

کی پراثر مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل،
اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہِ راست دستیاب ہیں

آداب سفر	امتِ مسلمہ کے عروج وزوال کا اصل سبب
مسائلِ غسل	مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
توبہ و استغفار	حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
گانا سننا اور سنانا	صدقۂ جاریہ کی فضیلت واہمیت
وضو درست کیجئے	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت
چھ گناہ گار عورتیں	مثنوی کی سبق آموز حکایت
ٹی وی اور عذاب قبر	موت کے وقت کی بدعات
طلاق کے نقصانات	نماز میں دل کی حفاظت کیجئے
صف بندی کے آداب	نماز کی بعض اہم کوتاہیاں
بدشگونیاں اور بدفالیاں	عید سعید اور ہمارے گناہ
پریشانیاں اور انکا علاج	اصلاحی بیانات جلد ۱ تا 9

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی